www.novelsclubb.com
NC arts
وصلِ عشق
از قلم عائشہ کلثوم
IG / FB : NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وصلِ عشق

از قلم

عائشہ کلثوم

www.novelsclubb.com

قسط نمبر تین:

افففف یار! صبح صبح کس کی شکل دیکھ لی، نوال کی بڑبڑاہٹ پر دنا نے نظریں اٹھا کر کلاس کے دروازہ کی جانب دیکھا جہاں سے امیرہ اور بختاور باتیں کرتے ہوئے کلاس روم میں داخل ہو رہی تھیں، جبکہ نوال کو بیٹھا دیکھ امیرہ نے بھی ایسا منہ بنایا جیسے مرچیں چبالی ہو۔

نوال پلیز یار اپنی یہ سرد جنگ کلاس سے باہر رکھا کرو، دنا نے نوال کا ہاتھ دباتے التجائی انداز سے کہا۔

یار چل مجھے میم بشریٰ کو کچھ نوٹس دینے ہیں، عمار الماس کو کھینچتے ہوئے دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی طرف مڑ گیا۔

اووو کمینے! یہ میرا ہاتھ چھوڑ اور میں تیرے ساتھ ہی چل رہا ہوں اس لیے شرافت سے تھوڑا دور ہو کر چل یہ ٹھرکیوں والی حرکتیں نہ کر. الماس نے عمار کو اچھا خاصہ لتاڑتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

یار بس لڑکیاں مڑ مڑ کر تجھے دیکھ رہی ہیں نا تو میں تو بس تجھے پروٹیکٹ کر رہا ہوں، عمار نے کھسیاتے ہوئے جواب دیا اور یہ سچ بھی تھا لڑکیاں مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہیں تھیں۔ جس کی اصل وجہ الماس تھا؛ ہیزل (بادامی) رنگ کی آنکھیں ان پر کرل پلکوں کی بار، پیاری سی ناک اور فرنچ داڑھی کے بیچ گلابی ہونٹ، سفید رنگ ماتھے پر بکھرے براؤن بال جو الماس کی پرسنیلٹی میں مزید چار چاند لگاتے ہیں چورا سینا مضبوط بازوں چھ فٹ سے نکلتا قد وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیو جینز اور وائٹ شوز میں وہ امیر زدہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔ جبکہ عمار کالی آنکھوں سانولا رنگ فرنچ داڑھی چھ فٹ قد چورا سینا مضبوط بازوں وہ تھا عام شکل کا مالک پر اس میں ایک کشش تھی۔

اچھا تو جا میم کو نوٹس دے کر آ میں یہیں ویٹ کرتا ہوں، الماس عمار سے کہتا اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا جبکہ عمار سر ہلاتا میم بشریٰ کے آفس کی طرف بڑھ گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہائے ہینڈ سم! الماس نے قریب سے آتی آواز پر چونک کر فون سے سر اٹھایا تو سامنے زارہ اور اسکی دوستیں کھڑی۔ہائے اپنی پینٹ کی جیب میں موبائل رکھتے ہوئے الماس نے اسے سرسری سا جواب دیا۔

زارہ الماس کی کلاس فیلو ہے۔ہینڈ سم, تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟ زارہ نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے الماس کے کندھے پر ہاتھ مارا جس سے الماس کی آنکھوں میں ناگواری اتری، جبکہ اپنی کلاس کے دروازے میں کھری نوال نے یہ منظر بڑی نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور ساتھ ہی اس کے چہرہ پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری لیکن سامنے سے میم بشریٰ کو اپنی کلاس کی طرف آتا دیکھ کر وہ جلدی سے کلاس میں چلی گئ۔

پلیز زارا ڈونٹ کراس یور لمٹس! الماس نے ناگواری کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا۔عمار کو میم بشریٰ سے کام تھا تو وہ ان کے آفس گیا ہے بس اسی لیے ہم یہاں آگ ئے، میم بشریٰ کے آفس سے عمار کو اپنی طرف

آتے دیکھ کر الماس نے جواب دیا۔

ہائے! کیسے ہو عمار؟ زارہ نے عمار کو دیکھ کر جلدی سے اپنی طرف متوجہ کروایا۔

ٹھیک؛ تم کیسی ہو زارہ؟ عمار نے اس کی بات کا سرسری جواب دیتے ہوئے مروتاً اس کا حال پوچھا۔

میں بہت پیاری ہوں زارا نے اٹھلاتے ہوئے جواب دیا جبکہ عمار نے اس کے جواب پر بمشکل اپنے قہقہ پر قابو پایا۔

اوکے بائے! زارہ ہم چلتے ہیں کچھ کام ہے، عمار نے زارا سے الوداعی کلمات کہتے ہوئے الماس کی طرف دیکھا جو چہرہ پر بیزاری سجائے کھڑا تھا اور اس کے اشارہ پر فوراً سے چل پڑا جبکہ زارا ان دونوں کو تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ آنکھوں سے اجل نہ ہو گئے۔ بہت جلد الماس چوہدری تمہیں میرا ہونا پڑے گا زارا سوچتے ہوئے مسکرائی جبکہ نظریں ابھی بھی الماس چوہدری کی پشت پر تھیں۔

میم کا میسج آیا وہ روم نمبر 210 میں ہیں اب وہی جانا پڑے گا۔ ویسے یہ میک آپ کی

دکان تیرے پاس کیا کر رہی تھی ؟عمار نے جلدی سے اس سے زارا کے بارے میں پوچھا۔

تمہیں پتا تو ہے یار یہ چھپکلی کی طرح کہیں بھی چپک جاتی ہے،الماس نے بیزاری سے جواب دیا۔

اسلام و علیکم ! میم یہ نوٹس جو آپ نے منگوائے تھے، عمار نے کلاس میں داخل ہوتے میم بشریٰ کی طرف نوٹس بڑھائے۔

عمار بچے آپ میرے ساتھ آفس آؤ ان نوٹس میں کچھ چینج کروا کر ابھی جمع کروانے ہیں اور الماس جب تک میں نہیں آتی آپ کلاس کو ہینڈل کریں۔ میم بشریٰ نے الماس اور عمار کو ایک ساتھ آرڈر جاری کیا، عمار اور میم کے جانے کے بعد الماس ڈائز پر کھڑا ہو کر اپنے فون میں مصروف ہو گیا۔

یار یہ کتنا پیارا اور ہینڈ سم ہے نوال خان کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی لڑکی نے بڑے دلربا انداز میں سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی دوست سے کہا۔ یہ امیرہ کا بھائی ہے اگر اسے پٹا نا تو

اسکی بہن سے دوستی کرلو دوسری لڑکی نے جلدی سے اسے مشورہ بھی دے دیا۔

اُف! یہ لڑکیاں کس قدر فضول بولتی ہیں، نوال پہلے ہی اس بات سے بڑا چڑتی تھی کیونکہ اس کی کلاس کی ساری لڑکیاں اسی لیے امیرہ کو اہمیت دیتی تھی کیونکہ وہ الماس چوہدری کی بہن تھی۔

بختاور چلیں کلاس ختم ہونے میں ویسے بھی پانچ منٹ رہ گئے ہیں؟ امیرہ نے کندھے پر بیگ ڈالتے ہوئے بختاور کا بیگ بھی پکڑ لیا بیگ اٹھا کر کلاس سے باہر چلیں گیئں۔ یہ دیکھ کر نوال تنزیہ لہجے میں بولی: جب ایمانداری سے ڈیوٹی کرنے کے اہل نہ ہوں تو انسان کو ہامی بھی نہیں بھرنی چاہیے، نوال کی طنزیہ بات سن الماس اور باقی سب نے ایک ساتھ نوال کی طرف متوجہ ہوئے۔

جل ککڑی! امیرہ اسے ایک نئے لقب سے نوازتے باہر کی جانب بڑھ گئ جبکہ اس کی بات سن کر نوال کا چہرہ اہانت کے مارے سرخ ہو گیا، دوسری طرف اس کی بات سن کر الماس نے اپنے فون سے سر اٹھا کر سامنے وائٹ نقاب اور عبایا میں بیٹھی

نوال خان کو دیکھا جس کی گرین آنکھوں میں الماس صاف اپنے لیے نفرت دیکھ سکتا تھا۔

میں سوچ ہی رہا تھا تمہاری زبان سے مجھے دیکھ کر ابھی تک انگارے کیوں نہیں نکلے۔الماس نے کلاس کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہا جو کہ اب تقریباً خالی ہو رہی تھی اور ہاں! تمہارا ذہن ابھی بھی لگتا کالج گرل کی طرح ہے جو یہ سمجھتی ہے کہ ہم کچھ بھی کہیں گے کہ ٹیچر جی آجاؤں، ٹیچر جی پانی پی آؤں محترمہ یہ یونیورسٹی ہے یہاں پر آپ اگر کلاس سے اٹھ کر بھی چلے جاؤ تو کوئی آپ کو نہیں پوچھ سکتا،الماس نے اس سر پھری لڑکی کو دانت چباتے ہوئے جواب دیا جو کہ بس دشمن سمجھ کر اس سے کہیں بھی الجھ پڑتی تھی۔

افففف تم دونوں نے پھر اپنا شو شروع کر لیا عمار نے الماس کے پاس کھڑی نوال کو دیکھا جو ابھی بھی ایک دوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کچا چبا جائیں گے۔

یار تیری قسم پہلے انابیل نے شروع کیا تو جانتا تو ہے مجھے دیکھ کر انابیل کی زبان کو

کھجلی ہوتی۔الماس نے نوال سے نظریں ہٹا کر عمار کو جواب دیا۔اپنے لیے انا بیل کا لقب سن کر نوال کا دل کیا الماس کا سر کھول دے۔

میں اگر انا بیل ہوں تو تم ممممم نا چھچھوندر ہو،نوال ان دونوں بہن بھائی کی طرف سے ملنے والے الگ الگ لقب سے تپتی ہوئی بولی جبکہ الماس ابھی تک خود کو ملنے والے لقب سے صدمے میں تھا۔

چل چھچھوندر! وہ چلی گی ہم بھی چلیں پھر سے چھچھوندر بلائے جانے پر الماس نے سامنے پڑا بورڈ مار کر اٹھا کر عمار کو زور سے مارا جو عمار کے سر کو بجتا ہوا نیچے جا گرا۔

بد تمیز خود کو سمجھتا کیا ذلیل انسان نوال کا غصہ سوا نیزے پر تھا، چھوڑ نوال تو اسکے منہ لگتی ہی کیوں ہو؟ آ جا کیفے چلے ٹھنڈا جوس پی تا کہ تیرا دماغ ٹھنڈا ہو سکے دنا اسکا غصہ ٹھنڈا کرتے ہوئے بولی۔

****

آسٹریلیا:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آسٹریلیا کے سب سے بڑے شہر میلبورن میں رات دو بجے، چالیس منزلوں پر مشتمل اس بلڈنگ میں جہاں سکون تھا، اسی بلڈنگ کے چوبیس منزل پر ایک ہی اپارٹمنٹ تھا جسے، کم از کم اپارٹمنٹ تو نہیں کہا جا سکتا تھا۔

کچھ لوگ اسے پکڑ کر ایک اپارٹمنٹ میں پھینک گے وہ اوندھے منہ زمین پر گرا۔اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی تھی جس میں سے اگر وہ دیکھنے کی کوشش کرتا تو قبر کے اندھیرے سا گمان ہوتا تھا لیکن وہ زندہ تھا، اپنے ارد گرد گونجتی آوازوں کو محسوس کر سکتا تھا اور خصوصاً اپنے بازوں پر موجود ہاتھوں کو جو اسے آگے کی جانب گھسیٹے جا رہے تھے تبھی اسے کسی نے گھسیٹنا بند کر دیا اور پاس سے آتی قدموں کی چاپ بھی آنا بند ہو گئی؛ کچھ ہی لمحوں میں کسی نے اس کی آنکھوں کے اوپر سے پٹی ہٹا دی، کچھ لمحے لگے تھے اسے اپنے حواس کو حاصر کرنے میں اسے کسی کی ٹانگیں ہلکی ہلکی نظر آئی جس پر اس نے جلدی سے سر جھٹکتے منہ اوپر کر کے دیکھا تو سامنے ایک شخص شیشے کی کھڑکی سے باہر دیکھتا بلیک پینٹ اور بلیک بنیان میں کھڑا تھا۔اس کے

مضبوط باڈی بلڈر والے بازوں صاف نظر آرہے تھے۔ سٹیفن کی طرف کمر ہونے کی وجہ سے وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ پایا۔

سٹیفن نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو صوفے پر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور اسکے ہاتھ میں چاقو تھا، جسے وہ بڑی مہارت سے اپنے ہاتھ میں گھما رہا تھا۔

اور تبھی اسے اپنے پیچھے سے قدموں کی آواز آئی اس نے جلدی سے منہ پیچھے کر کے دیکھا تو کوئی سامنے سے کافی کے تین کپ اور پاپ کارن لے کے آرہا تھا۔

''اووہو مہمان آئے ہیں''؟ پر میں اب دوبارا کچن میں کافی بنانے نہیں جاؤ گا۔ ڈیوین کی نظر جیسے ہی سٹیفن پر پڑی اس نے کافی کے مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات کے انداز پر سٹیفن سوچنے پر مجبور ہو گیا، کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں کافی پلانے کے لیے لائے ہیں؟

سٹیفن کو سوچوں میں کھویا دیکھ ڈیوین نے سٹیفن کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی پاپ کارن کھاتے ہوئے۔

"تم نے ریچل کو کیوں مارا"؟ وولف نے سٹیفن کی طرف دیکھے بغیر کھڑکی کی طرف منہ کیے بھاری سرد آواز میں پوچھا۔ڈیوین وولف کو بولتے دیکھ کر خاموشی سے صوفہ پر بیٹھ گیا۔

کک۔۔۔کون ریچل؟ سٹیفن کے ماتھے پر ڈر کے مارے پسینہ آیا۔

تمہاری پھوپھی کی بیٹی،ڈیوین منہ میں پاپ کارن ڈالتے ہوئے بولا۔صوفے کی پشت سے آنکھیں بند ٹیک لگائے بیسٹ نے اپنی آنکھیں کھول کر ایک نظر ڈیوین پر ڈالی،تو ڈیوین کو سریئس ماحول میں اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا،تو بیسٹ کا غصہ دیکھتے ہوئے اپنی کافی کا کپ لے کر سائیڈ صوفے پر بیٹھ گیا۔

ایک بیٹا جو سکول جاتا اور ایک بیٹی جو ابھی دو ماہ کی ہے،بیوی جو خود کو ایک بزنس مین کی بیوی سمجھتی ہے،وولف اپنا چہرہ سٹیفن کی طرف کرتا کھڑکی کے ساتھ ٹیک لگاتا ہوا بولا۔وولف کے منہ سے سٹیفن اپنی فیملی کا سوانحی خاکہ سن کر گھبرا گیا۔"مم مم مجھ سے کیا چاہتے ہو"؟ سٹیفن نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

تم نے ریچل کو کیوں مارا؟ وولف اپنے ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے بولا۔

مجھے حکم دیا گیا تھا کہ ہر وقت ریچل پر نظر رکھو اور جب بھی کسی ایسی صورتحال میں دیکھوں تو اسے مار دوں۔

یہ سب کرنے کو کس نے کہا تھا"؟ پاپ کارن کھاتے ڈیوین بولا۔"

مم میں نہیں جانتا سوٹ پہنا ہوا تھا اور بلیک ماسک میں چہرہ تھا میں نہیں دیکھا پایا۔

تم مسلم ہو؟ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیسٹ نے پوچھا۔

جج جی مم ----- سٹیفن کے مزید بولنے سے پہلے ہی بیسٹ بولا تو ہمارا اسلام اجازت دیتا لڑکیاں سمگلنگ کے کام کی؟ اور ان میں سے کئی معصوم بچیوں کو تم مار دیتے ہو۔

قرآن کریم کی آیت

بأيي ذنب قتلت

ترجمہ "کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟"

بیسٹ نے (التکویر: 09) کی آیت سٹیفن کے سامنے پڑی تب کیا کہو گے ؟

مم میں ----- سٹیفن کا ماتھا اور ہتھیلیاں پسینے سے شرابور تھیں۔

نہیں نہیں ! مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں یہ تمہارا اللہ کا اور ان بچیوں کا معاملہ میں بس تمہیں ان بچیوں کے پاس بھیجوں گا۔

پپپ پلیز سر ! مجھے معاف کر دیں سٹیفن ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

تم نے دس سال کی بچی کو پکڑا جب اس نے اپنے بچاؤ کے لیے خود کو چھڑوانا چاہا تو اسکا ہاتھ تمہاری آنکھ میں لگ گیا اور تم نے اسکے بدلے اس بچی کی دونوں آنکھیں چاقو سے نکال دئیں۔اپنے ہاتھ میں موجود چاقو کو تیز کرنے کے لیے سامنے پڑے آلہ پر پھیرتے ہوئے بیسٹ پر سکون لہجے میں بولا۔

بیسٹ کی بات سن کر سٹیفن کے اوسان خطا ہوئے۔

اور ویسے بھی ! تم نے سنا ہے نہ کان کے بدلہ کان, آنکھ کے بدلے آنکھ قتل کے بدلے سزا قتل ہے۔

بیسٹ نے اسے اسلامک لاء یاد کروایا۔

ننن نہیں! اللہ کے لیے مجھے جانے دو، سٹیفن بیسٹ کے پاؤں میں گڑگڑاتے ہوئے بولا۔

اسکی آنکھیں تو گئیں، پاپ کارن کھاتے ڈیوین نے منہ میں بربرایا۔

بیسٹ نے پاکٹ سے دوسرا چاقو بھی نکالا اور دونوں چاقوں سٹیفن کی دونوں آنکھوں میں مارے۔

خون کا فوارہ سٹیفن کی آنکھوں سے نکلا، آآآآ! سٹیفن زمین پر پڑا رو چلا رہا تھا۔

،دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے پر مجال ہے اس ربوٹ کے چہرے پر کوئی تاثر آئے،

ڈیوین نے وولف کے پرسکون چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا جو بنا کوئی تاثر چہرہ پر لائے پرسکون انداز سے سٹیفن پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔

،پتا چل گیا پاکستان میں کہاں سے اور کب لڑکیاں سمنگل ہو گیں اپارٹمنٹ کے دروازے سے داخل ہوتے لائل اور ہنٹر نے ایک نظر زمین پر پڑے خون میں لت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پت سٹیفن کو دیکھتے ہوئے وولف کو اطلاع دی۔

جارج اور ڈیوین تم اس کو لے جاؤ یہاں سے، آج مجھے کھیلنے کا مزہ نہیں آیا یہ بچارا تو ایک وار بھی نہیں سہہ پایا اور ہاں سنو! یہ جگہ بھی صاف کرواؤ۔ بیسٹ نے ایک جھٹکے سے اس کی آنکھوں سے چاقو کھینچتے ہوئے دونوں چاقوں کو اسی کے کپڑوں سے صاف کرتے ہوئے ڈیوین اور جارج کو آرڈر جاری کیا۔

بندہ جب کام بگاڑے تو اسے سمیٹنے کی ہمت بھی رکھنی چاہیے، ڈیوین نے بیسٹ کے آرڈر پر تلملاتے ہوئے بلند آواز سے کہا جس پر سب اسے گھورتے ہوئے آکر اس کے اطراف میں کھڑے ہو گئے۔

مممم میں تو سٹیفن کو کہہ رہا تھا بری جلدی کی نہ اس نے مرنے کی اپنی پوری سزا بھی نہیں کی اس نے---بس اسی لیے کہہ رہا تھا، ڈیوین نے ان سب کے گھورنے پر گھبیاتے ہوئے جواب دیا۔

ہمممم! اچھی بات ہے، اب جو کہا ہے وہ کرو بیسٹ اس کے ہاتھ سے پاپ کارن والا

باؤل لے کر سامنے صوفہ پر بیٹھتے ہوئے بولا جب کہ باقی سب اپنے کاموں میں لگ گئے اور ڈیوین سٹیفن کی لاش کو ایسے گھور رہا تھا جیسے اسے آنکھوں سے غائب کرنے کا ارادہ ہو، جلاد سب مل کر معصوم بچے کو ڈراتے ہیں، ڈیوین منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولا۔

پاکستان میں، ہنٹر اور لائل جائے گے اس کیس کو ہینڈل کرنے, وولف کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے بولا۔

مجھے بھی لے جائے مجھے پاکستان دیکھنے کا بہت شوق ہے ڈیوین کی زبان پھر سے پھڑ پھڑائی۔

www.novelsclubb.com

توسب نے ایک ساتھ ڈیوین کی طرف دیکھا تو وہ ڈیٹھائی سے ہنس پڑا۔

مجھ سے لکھوالو ! تمہارے یہ دانت میرے ہاتھوں ہی ٹوٹنے ہیں، لائل ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

****

یونیورسٹی

تم لوگوں کو بکریوں کی طرح چرتے ہی رہا کرو۔ارزم نے کیفے میں داخل ہوتے

عمار اور الماس کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہا،الماس لوگوں کے ٹیبل کی طرف

بڑھا اور الماس کی کمر پر زوردار مکہ مارتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

بڑا ہی کوئی کمینہ ہے تو سالے!"اپنے لاؤڈ سپیکر پر اگر تو خود کنٹرول رکھے تو تجھے اتنی

شرمندگی نہ اٹھانی پڑے"الماس اپنی کمر سہلاتے ہوئے بولا۔

روحان اور ارزم بھی سامنے والی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

اب منہ سے پھوٹوں تم لوگ کیا بات ہے جو صبح صبح مجھے اٹھا کر یہاں لائے ہو؟

روحان بیزار شکل بناتے ہوئے بولا۔

بیٹا تو رات بھر کونسی محبوبہ کے ساتھ گپیں لڑاتا رہتا ہے جو تجھے صبح اور دن کا فرق

بھول گیا ہے؟عمار اس کی گردن کو اپنے قبضہ میں کرتے ہوئے بولا۔

"اووووچاچا! یہاں چار کپ کڑک چائے لا ان کمینوں کو کچھ قدر ہو میری"الماس

نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔

"نیہا وہ دیکھوں وہ چاروں وہاں بیٹھے ہوئے ہیں" کیفے داخل ہوتے نیہا کی دوست نور نے نیہا کو دور ٹیبل پر الماس، عمار، ارزم اور روحان کی طرف متوجہ کیا۔

آہہ ہاہا چلو پھر وہی ان کے ساتھ جا کر بیٹھتے ہیں نیہا ایک آنکھ کا ابرو اٹھاتے ہوئے بولی، نیہا یونیورسٹی کی مشہور اور خوبصورت لڑکیوں میں سے ہے۔

عمار جو کہ روحان کی گردن پکڑے ہوئے تھا اس نے جلدی سے روحان کو چھوڑا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

ہیلو بوائز! نیہا نے بلیو رنگ کی گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تک آتی فراک، جینز کی پینٹ، وائٹ شوز اور ڈائی بال کھندے پر کھولے ہوئے تھے۔

اسلام علیکم نیہا باجی! ارزم نے جلدی سے نیہا کے ہیلو کے جواب میں سلام کیا اور ساتھ باجی لفظ کا اضافہ کیا تو الماس، عمار، روحان اور نیہا کی دوستیں ہنسنیں لگ گیئں

۔

وعلیکم سلام ارزم! دانت پیستے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے نیہا نے سلام کا جواب دیا۔

"بائے داوے روحان تم آج لیٹ یونی کیوں آئے ہو؟" بلیو شرٹ اور وائٹ پینٹ میں ملبوس روحان کو پسندیدگی والی نظروں سے دیکھتے ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس کی طرف جھکتے ہوئے بولی۔

وہ لیٹ نہیں لگتا آج تم جلدی آگئی تھی۔ ارزم اپنے ہاتھ کی مٹھی اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھتا ہوا بولا۔

جبکہ روحان چہرے پر بیزاری کے تاثرات سجائے بیٹھا رہا ایک بار پھر ارزم کی بات پر سب ہنسنے لگے۔

نیور مائنڈ! نیہا لمبا سانس لے کر اپنے بال کانوں کے پیچھے کرتے سیدھی ہوتی بولی اور دوسرے ٹیبل سے کرسی کھینچ کر روحان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"مائنڈ ہو گا تو مائنڈ کرے گی نا" ارزم قریب ہوتا الماس کے کان میں بولا جس پر

دونوں کا چہرہ ہنسی کنڑول کرنے کی وجہ سے سرخ ہو گ ئے۔

یہ لے بھائی آپ سب کی چائے ''چھوٹو ٹیبل پر کافی رکھتے ہوئے بولا۔''

شکریہ چھوٹو! عمار چائے کا سپ لیتے ہوئے بولا۔

بی بی جی آپ کو کچھ چاہیے؟ چھوٹو نیہا کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

اووو یہ بی بی کس کو بولا میں تمہیں کس اینگل سے بی بی لگ رہی ہوں؟ نیہا کا چہرہ لال ہو گیا۔

سوری میڈم! غلطی سے منہ سے نکل گیا۔ ویسے آپ کو دیکھ کو منہ سے نکلتا ہی بی بی ہے تووو چھوٹو نے معزرت کرتے ہوئے آخر میں بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔

اوکے جاؤ تم کچھ نہیں چاہیے مجھے ''نیہا ایک ادا سے بولی۔''

ڈائٹ پر ہو؟'' ارزم چائے کو پھونکے مارتا ہوا بولا''

نہیں تو میرا فگر ایک دم زبردست ہے لیکن خود کو منٹین بھی تو رکھنا پڑتا ہے۔

جبکہ اس کے جواب پر عمار کو گھونٹ لیتے ہوئے اچھو لگا جس سے چائے عمار کے منہ

سے نکلی اور نیہا جلدی سے اٹھ کر کرسی کے اوپر کھڑی ہو گئ جس کی وجہ سے کیفے میں موجود تمام لوگ نیہا کی جانب متوجہ ہوئے۔

آ آ آ دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ نیہا سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر جلدی سے نیچے اتری اور مٹھیاں بھینچتے ہوئے عمار اور ارزم پر دباد باچیختے ہوئے بولی۔

نیہا غلطی سے گر گی ہے ان سے "روحان کو اپنے دوستوں کے ساتھ" نیہا کا انداز پسند نہیں آیا تھا۔روحان نے نیہا سے سرد انداز میں کہتے ہوئے ساتھ ہی تنبیہ کرتی نظروں سے عمار اور ارزم کو دیکھا۔

میں تو بس پوچھ رہی تھی خیر ویسے آج کا کیا پلین ہے تمہارا روحان؟ نیہا منمناتے اور آخر میں اکسائیٹڈ ہوتی روحان کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہوئی بولی۔

کہیں باہر چلیں آج؟ بنا اس کے جواب کا انتظار کیے وہ اک بار پھر سے شروع ہو گئ۔

سوری نیہا! پر روحان اور مجھے آج بہت ضروری کام کرنا عمار روحان کے چہرے پر موجود تناؤ والی کیفیت دیکھ کر اس کی جان چھڑوانے کے لیے بولا۔ جس پر روحان

نے مشکور نگاہوں سے عمار کی طرف دیکھا۔

مجھ سے بھی زیادہ ضروری؟ نیہا آنکھیں ٹپٹپاتے اور کیوٹ بننے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

خدا کی قسم پوری زہر لگ رہی ہے"ارزم الماس کی طرف جھکتے ہوئے بولا"لیکن ہمیشہ کی طرح اس کا سپیکر لاؤڈ ہی تھا وہ فلو میں بول تو گیا تھا پر جب سب کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو فوراً بولا یہ چائے اور ساتھ مسکرا دیا۔ جبکہ روحان، الماس اور عمار سمجھ گئے تھے کہ اس نے کیس کو کہا۔

ویسے روحان آج ہماری میچنگ ہو گی تم نے بھی بلیو پہنا ہوا میں نے بھی او--- بدقسمتی سے"نیہا ابھی مزید کچھ بولنے والوی تھی کہ ارزم بیچ میں بول"پڑا۔

جس پر نیہا نے عاجز آتے ہوئے اسے گھوڑا۔

میرا مطلب میری چائے خراب نکلی بدقسمتی سے۔ارزم اپنے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے بولا۔

''مجھے لگتا تمہارے دوست کو میرا یہاں بیٹھنا اچھا نہیں لگا'' نیہا دانت پیستے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی۔ ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ ابھی ارزم کو گنجا کر دے۔

آرے روحان! کتنی بری بات ہے تمہیں کیوں اچھا نہیں لگا نیہا کا یہاں بیٹھنا؟

نیہا!! روحان اور ان سب کی طرف سے میں معذرت خواہ ہوں، ارزم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر بولا اور اس کی بازی اسی پر الٹ دی۔

بائے روحان! پھر ملیں گے جب تم فری ہوئے، وہ فری پر خاصا زور دیتے ہوئے بولی اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ اس کی دوستیں پہلے ہی چلی گئیں تھیں۔

بائے بائے! ارزم پیچھے سے بچوں کی طرح ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا۔

الماس کا تو قہقہہ گھونجا۔ سالے بہت بڑا ڈرامہ ہے تو روحان ارزم کے کندھے پر چپت لگاتے ہوئے بولا۔

جب بھی وہ آتی ہے تو اسے تنگ کیوں کرتا؟ عمار ارزم کی طرف دیکھتے ہوا بولا۔

اب اگر میری محبوبہ (روحان) کے ساتھ کوئی اٹھرک پن کرے گا تو میری غیرت مجھے یہ برداشت کرنے کی اجازت دیتی ہے؟ ارزم سنجیدہ منہ بنا کر روحان کی طرف دیکھ کر آنکھ ونک کرتے ہوئے بولا۔

بیٹا تو بہت بغیرت ہے، عمار پیچھے چیر کو ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

چلو یار چلتے ہیں میرے پینٹ ہاؤس کوئی اچھی سی مووی دیکھتے، الماس کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

ہاں چلتے ہیں. کیونکہ مجھے دور سے الماس کی جان کا عذاب نظر آرہا ہے ارزم سامنے نوال کو دیکھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

****

سفید حویلی

اسلام علیکم! ماہا اور حور نے ہال میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم اسلام! آ گئی میری شہزادیاں" خدیجہ بیگم ہاتھ میں سلاد کی پلیٹ لے" کر

لاؤنج میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

مینا پلیز ایک گلاس پانی! ماہا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گی اور ساتھ ہی مینا کو پانی کے لی ئے آواز لگائی۔

جبکہ حور سامنے صوفے پر خدیجہ کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئ۔

تائی جان ماما کہاں ہیں؟ حور نے تھکے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

حفصہ، نادیہ اور اروی بازار گئیں ہوئیں ہیں۔ خدیجہ نے سلاد کاٹتے ہوئے مصروف لہجے میں کہا۔

تائی جان مما نے تو کہا تھا اس بار مجھے ساتھ لے کر جائیں گ ئے بازار، یہ تو غلط ہے میرے بغیر ہی چلے گئے۔ ماہا ہاتھ میں موجود گلاس سامنے ٹیبل پر رکھتی صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی۔

تم دونوں کی تو فرمائشیں ختم ہی نہیں ہوتیں، اگلی بار چلی جانا اور جاؤ دونوں کپڑے بدل کر منہ ہاتھ دھو کے آؤ، میں کھانا گرم کرواتی ہوں، خدیجہ بیگم صوفے سے

اٹھتے ہوئے بولیں۔

خدیجہ کے اٹھتے ہی حور صوفے پر آنکھیں بند کر کے لیٹنے والے انداز میں گری اور دوسری طرف ماہا منہ لٹکا کر صوفے پر بیٹھ گی۔

حور کی بیہوش ہونے کی اداکاری دیکھ کر خدیجہ بیگم ہنسنے لگ گئیں، کیا ہو گا تم ڈراموں کا؟

تائی جان میں بیہوش ہوں میں اوپر تک نہیں جاسکتی، صوفے پر لیٹی حور ایک آنکھ کھولتی خدیجہ بیگم کو جواب دیتی واپس آنکھیں بند کر گئی۔

پہلا انسان دیکھا جو بیہوشی کی حالت میں بھی بول سکتا، اگر تمہارے دادا جان زندہ ہوتے تو یہ جو تمہارا اداکاری کا شوق ہے نا یہ دیکھ کر تمہیں جوتے لگاتے۔ خیر تم دونوں نے جو ناولز منگوائے ہوئے تھے آگئے تم لوگوں کا پارسل آج صبح اوپر تم لوگوں کے۔۔۔۔۔۔۔

کیاااا! تائی جان یہ بات پہلے بتانی تھی نا، دونوں صوفے سے بجلی کی رفتار سے اٹھتی

ہوئیں بولیں۔خدیجہ بیگم کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ دونوں اوپر کمرے کی طرف بھاگیں۔

آرام سے گر نہ جانا دونوں اور جلدی نیچے آنا, میں کھانا گرم کرتی ہوں۔ماہا اور حور کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر پیچھے سے خدیجہ بیگم نے آواز دیتے ہوئے کہا۔

تائی جان ہماری بھوک تو اڑ گئی ہے۔حور بلند آواز میں جواب دیتی کمرے میں گھس گئی۔

میناتم پلیز ان کا کھانا اوپر ہی لے جانا۔خدیجہ کچن میں آتے ہوئے بولیں۔

کیونکہ یہ دونوں اب نیچے نہیں آنے والیں۔خدیجہ بیگم مینا کو ہدایت دیتی ہوئیں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

حان حویلی

رحم کرو خان! میری بچی معصوم ہے,اس سے غلطی ہو گی آسمان حان ہاتھ جوڑے,

گڑگڑاتے ہوئے اکرم حان سے اپنی بیٹی کی سانسوں کی بھیک مانگ رہا تھا۔

ہمارے گاؤں کے اصول جانتے ہوئے بھی تمہاری بیٹی نے جرأت بھی کیسے کی ایک لڑکے سے محبت کرنے کی؟ محبت کی تو کی اوپر سے اس کے ساتھ یہاں سے بھاگ رہی تھی کمزات، اکرم خان سنگار کا کش لگاتے ہوئے زوردار آواز میں گرج کر بولا اور ساتھ ہی آسمان خان کو زور سے ٹانگ رسید کی جس سے وہ اچھل کر دور جا گرا۔

لاؤ اسکی بیٹی اور اس کے عاشق کو سب کے سامنے ان کا سر قلم کیا جائے گا تا کہ آئندہ کوئی لڑکی ہماری عزت کو روندنے کا سوچے بھی نہ۔

آرٔے بابا! آپ آگ ےئ اکرم خان سامنے سے عالم خان کو آتا دیکھ کر کھڑے ہوتے ادب سے سر جھکاتے ہوئے بولا۔

بڑے خان، بڑے خان! آپ کو خدا کا واسطہ میری بیٹی کو معاف کر دے آسمان خان کو عالم خان کو دیکھ کر پھر سے اُمید کی ایک چھوٹی سی کرن نظر آئی، اس لیے وہ اپنے زخموں کی پرواکیے بغیر عالم خان کے آگے اپنی بیٹی کی جان بخشی کی عرضی

کرتے ہوئے گڑگڑانے لگا۔

بابا، بابا آسماں روتے ہوئے اپنے باپ کو پکار رہی تھی جب کہ اسمان خان تو اپنی بیٹی کی کُرلاتی ہوئی آواز سن کر تڑپ اُٹھا تھا۔

عالم خان کے آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے اسی طرف لا رہے تھے اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو کم و بیش اسی حالت میں تھا۔

کہاں جا رہی ہوں؟ آسماں کو اپنے باپ کی جانب بڑھتے دیکھ کر خان کے آدمی نے خباثت سے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس کے کان کے قریب بولا۔

چھوڑ اُسے۔بیغیرت انسان, موحد خود کو خان کے آدمیوں سے چھڑواتے ہوئے داڑھ کر بولا کیونکہ وہ خان کے آدمی کو یہ غلط حرکت کرتے دیکھ چکا تھا۔

آرام سے بچہ، آرام سے تم تو ہمارے دشمن گاؤں کے بچے ہو، اور وہاں کے لوگ تو دور وہاں کی ہواؤں سے بھی نفرت ہے ہمیں اور تمہارے گاؤں کا پرندہ بھی اس گاؤں میں داخل ہو تو اُسے مار دیا جاتا پھر بھی یہ جانتے ہوئے بھی تم نے ہمارے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاؤں کی لڑکی سے محبت بنانے کی کوشش کیا۔عالم خان اس کے طیش بھرے انداز پر مسکراتے ہوئے بولا جیسے اس کی بے بسی پر مسکرا رہا ہو۔

خان بابا ساتھ والے گاؤں سے چوہدری رحمت کا آدمی گاؤں میں داخلے اور آپ سے ملنے کی اجازت مانگ رہا ہے،نوکر نے بڑے آدب سے عالم خان سے اجازت طلب کرنا چاہی۔

اجازت ہے،عالم خان نے کچھ سوچ کر حقہ کا پیتے ہوئے اجازت دی۔

سلام خان! چوہدری حویلی کا خاص ملازم جس کا نام شہباز تھا اس نے آتے ہی خان کو آدب سے سلام کیا اور اپنی بات کہنے کی اجازت چاہی۔

چوہدری صاحب نے گزارش کی ہے،کہ ہمارے گاؤں کے لڑکے کو آزاد کر دیا جائے اور اس کی جان بخش دی جائے۔

بلکل،بلکل ہم تمہارے مالک کی بات کی بہت عزت کرتے ہیں ابھی بچہ تم دیکھنا کیسے اس کی بات کی عزت رکھتے ہم اس لڑکے کو آزاد کرتے۔

عالم خان کے ایک اشارے پر ہی آسماں اور موحد کو چوہدری حویلی کے ملازم شباز کے سامنے گولیوں سے بون دیا اور موحد کا سر اتار کر شباز کو چوہدری رحمت کے سامنے بطورِ تحفہ پیش کرنے کے لیے دے دیا گیا۔

خدا کے قہر سے ڈرو خان خدا کی لاٹھی بے آواز ہے تم برباد ہو جاؤں گ ےئ بد دعا ہے میری۔آسماں کی ماں اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر چلا اٹھی تھی۔اس کی آہو پکار نے وہاں موجود تمام خواتین ملازمین اور حویلی میں موجود عورتوں کی آنکھوں میں آنسو بھر دیے تھے۔

دیکھوں نا آسمان خان مجھے لگتا تمہاری بیوی کو بیٹی بہت یاد آرہی ”کیوں نہ اس کو بھی اس کے پاس بیجھ دے؟“۔عالم خان اس چیخو پکار سے تنگ آتے ہوئے بولا۔

نہیں نہیں, خان معاف کر دے چپ کر گل خانہ تو کیا چاہتا ہے بیٹی تو مر گی تو بھی چھوڑ جائے مجھے،آسمان خان اپنی بیوی کر خاموش کرواتے ہوئے بولا۔

کتنا شور مچاتا ہے یہ لوگ نکالوں یہاں سے ان کو اور یہ ان کا گندا خون بھی ان

کے حوالے کر دو۔عالم خان ملازم کو ہدایت دیتے ہوئے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

****

استڑیلیاں

کم ان! دروزاہ ناک کی آواز سے فائل پر جھکے صوبعیل نے بغیر دراوزے کی طرف دیکھے بولا۔

پول نے میٹنگ رکھی ہے؟شمشیر حیدر کی آواز پر صوبعیل شمشیر کی طرف متوجہ ہوا۔

جانتاہوں میں --اس نے بے تاثر لہجہ میں جواب دیااور دوبارہ فائل کی طرف متوبہ ہو گیا۔

جانتے ہو تو پھر یہ بھی جانتے ہو گے ''کہ میٹنگ رکھنے کی وجہ کیا''؟صوبعیل کے سامنے پڑی فائل کو ہاتھ سے بند کرتے ہوئے بولا۔

ہاں جانتا ہوں، صوبعیل نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اپنی پیشانی کو سہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر جانتے تھے تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا"؟ شمشیر صوبعیل کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

پتا چل تو گیا، پھر کیا فرق پڑتا پہلے پتا چلتا یا ابھی: صوبعیل نے آنکھیں موندے بے نیازی سے جواب دیا۔

کبھی کبھی تو مجھے لگتا میں تمہاری ٹیم کا حصہ ہی نہیں، شمشیر سامنے پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیوں"؟ صوبعیل آنکھیں کھولے بھنویں اچکاتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔

کیونکہ مجھے کیس کی متعلق کوئی بات بھی تم سے نہیں بلکہ پول سے پتا چلتی ہے اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

پتا چلنا ضروری بات ہے کس سے پتا چلتی یہ ضروری نہیں، صوبعیل پر سکون لہجے

www.novelsclubb.com

میں بولا۔

کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا، شمشیر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ خیر چلو میٹنگ سٹارٹ ہونے والی ہے۔

****

یونیورسٹی

یار امیرہ میرے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے بلیاں اچھل کود کر رہی ہیں، امیرہ کے ساتھ بختاور پارکنگ ایریا کی طرف جاتی ہوئی بولی۔

لوگوں کے پیٹ میں بھوک کے مارے چوہے دوڑتے ہیں تمہارے پیٹ کے ساتھ الٹ ہی چکر ہے یعنی بلیاں؟ بختاور کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آخری لفظ پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔

یار تمہیں پتا تو ہے نہ چوہوں سے مجھے کتنا ڈر لگتا ہے میں تو تصور میں بھی ان کا نام نہ لوں، بختاور اپنے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے خاصہ نوٹنکی انداز میں بولی۔

ہم اچھاااا, چلو ہم گھر تو جا رہے ہیں نہ تو کھا لینا کھانہ امیرہ جواب دیتے ہوئے اپنی گاڑی کے پاس رکی۔

نہیں نہ, تم سمجھ نہیں رہی, گھر کا کھانہ--بختاور الجھتے ہوئے امیرہ کے بازو میں بازو ڈالتے ہوئے بولی۔

تووووو؟امیرہ مشکوک نظروں سے بختاور کو دیکھتے ہوئے بولی۔

یار کسی اچھے سے ریسٹورنٹ چلے؟ پلیز منع مت کرنا بختاور مسکینوں والی شکل بناتے ہوئے بولی۔

گھر والوں نے گاڑی آوارا گردی کرنے کے لیے نہیں دی اور اگر گھر والوں کو پتا چلا تو چھترول ہو جانی۔امیرہ نیم رضامندی دیکھاتی ہوئی بولی۔

یارررررررر پلیززززززززز۔۔۔۔۔۔۔

اچھا یہ مسکینوں والی شکلیں تو نہ بناؤ چلتے ہیں, گاڑی میں بیٹھو،امیرہ گاڑی کا دروازا کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

یار کھانا اچھا تھا, ریسٹورنٹ سے کھانا کھانے کے بعد ریسٹورنٹ سے نکلتے ہوئے بختاور امیرہ کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

ہاں اچھا تھا, چلو اب گھر چلیں آگے ماما کی کال بھی آئی ہوئی تھی،امیرہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولی۔

امیرہ جو آئن لائن ڈریس منگوایے تھے ہم نے ایک جیسے وہ ابھی تک نہیں آئے آج گھر جا کر میں دوبارا ان سے رابطہ کروگی،آآ-- بختاور نے موبائل میں سر دیے ڈرائیو کرتی امیرہ کو مخاطب کیا کہ اچانک زوردار بریک کی وجہ سے بختاور کا سر سامنے کار کے ڈیش بورڈ سے لگا۔

آآآامیرہ کی بچی میرا سر توڑ دیا پگلا گئی ہو کیا؟ بختاور نے اپنے سر سے ہاتھ ہٹاتے امیرہ پر چڑھائی کردی۔

میری بچی تو ابھی جنت میں ہو گی کہیں, تم بس سامنے کھڑے بچوں پر نظر ڈالو ۔امیرہ نے سامنے ہی نظر جمائے بختاور کو جواب دیا, اس کی بات سن کر بختاور نے

www.novelsclubb.com

چونکتے ہوئے سامنے دیکھا, سامنے ایک جیپ ان کی کار کا راستہ روکے کھڑی تھی

، جس میں دو لڑکے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور چار پیچھے کھڑے تھے اور ان کی طرف

دیکھ کر خباست سے ہنس رہے تھے۔

امیرہ یہ تو وہی ہیں جو ریسٹورنٹ میں تھے آوارہ کتے , یہ یہاں بھی پہنچ گئے اب

کیا ہو گا؟ بختاور ڈرتے ہوئے امیرہ کے بازوں پر گرفت مضبوط کرتی ہوئی بولی۔

اُففففف ڈرپوک لڑکی

جانِ من کار سے باہر آو نہ کہ ہم کار کے اندر آجائے کار کے ارد گرد گھومتے اور

قہقہہ لگا کر وہ لڑکے بولے۔

امیرہ گگگگ گھر یا بھائی کو کال کرتے بختاور روتے ہوئے امیرہ سے بولی جو پر سکون

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شیشے سے باہر ان گنڈوں کو دیکھ کم گھور رہی تھی۔

امیرہ نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے دراز کو کھولا اور اس میں سے گن نکالی۔

تم یہی بیٹھوں ان لوگوں کو تو میں بتاتی ہوں کہ جان من کو ہڈیوں کا سرمہ بنانا بھی

آتا ہے امیرہ گن کو اوپر کرتے ہوئے بولی۔

پیپپ پاگل ہو گئی ہو؟ بختاور امیرہ کا بازوں پکڑتے ہوئے بولی۔

ہاتھ چھوڑوں میرا اور خاموشی سے یہاں بیٹھی رہنا اور خبر دار کسی کو کال کی تو، امیرہ بختاور کو آنکھیں نکالتے ہوئے بولی اور کار سے باہر نکل گی۔

ہائے جانے من! ایک لڑکے نے امیرہ کو آنکھ ونک کرتے ہوئے بولا۔

یہ اس سے کسی اور کو ڈرانا، سامنے کھڑا دبلا پتلا سا لڑکا جسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے کسی نے لمبی چھڑی پر کپڑا ڈال دیا ہو، امیرہ کے ہاتھ میں گن دیکھتے ہوئے بولا۔

چھمک چھلوں یہ چلانی بھی آتی ہے؟ یا ویسے ہی کھیلنے کے لیے رکھی ہے تیسرا لڑکا امیرہ کے نزدیک آتے ہوئے بولا۔

چلیں جی ہم آپ کے سامنے ڈیموؤ پیش کر دیتے ہیں امیرہ نے اپنے پاس آتے لڑکے کی ٹانگ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا اور فائر کر دیا۔

فائرنگ کی آواز سے کار میں بیٹھی بختاور کی چیھیں نکل گیٔ۔

آآآ اپنی ٹانگ کو پکڑا وہ لڑکا نیچے زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا۔

اتنا ڈیموں کافی ہے؟ یا مزید نمونہ پیش کروں امیرہ غصے سے اس لڑکے کی اسی ٹانگ پر پاؤں مارتے ہوئے بولی۔ جس سے اس لڑکے کی درد بھری چیخیں اس سناٹے میں گونج اٹھی۔

تیری تو باقی لڑکے ابھی امیرہ کے قریب آنے ہی لگے تھے کہ پولیس کی کار کے سائنلس کی آوزان کے کانوں میں پڑی، ''چھوڑے گئے نہیں تجھے دیکھ لے گئیں اپنے زخمی دوست کو وہی چھوڑتے وہ لوگ جیپ میں بیٹھ گ ئے جب ان میں سے ایک لڑکا بولا۔

ابھی ہی دیکھ لے کمینے ڈرپوک تیرے سامنے ہی تو کھڑی ہوں امیرہ پیچھے سے چلائی۔

ابرہیم بھائی! بختاور ابراہیم کو دیکھتے ہی کار سے نکل کر اسکی طرف بھاگی۔ امیرہ ابراہیم کو دیکھ کر سمجھ گی کہ ابراہیم کو یہاں بولانے والی بختاور ہے، امیرہ بھی پھر

www.novelsclubb.com

سے اس لڑکے کو الگ زوردار ٹانگ رسید کرتے ہوئے ابراہیم کی طرف بڑھ گئی۔

تم دونوں ٹھیک ہوں؟ ابراہیم تشویش بھری نظروں سے امیرہ کے ہاتھ میں گن دیکھتے ہوئے بولا۔اور ساتھ ہی ہاتھ سے پولیس کانسٹیبل کو اشارہ کیا کہ اس لڑکے کو گرفتار کرلے۔

یہ سب کیا ہے؟اور تم دونوں اس وقت اس سڑک پر کیا کر رہیں ہوں؟ پولیس کانسٹیبل کو کچھ ہدایات دے کر واپس بھیجتے اب وہ پوری طرح سے ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔

میں تم دونوں سے کچھ پوچھ رہا ہوں،اور یہ گن کس کی ہے اور تم لوگوں کے پاس کہاں سے آئی اور اس لڑکے کو گولی کیسے لگی؟ ابراہیم کو اندازہ تو تھا کہ اس لڑکے پر گن امیری نے چلائی ہے کیونکہ امیرہ کو گن چلانا آتی تھی اسے ان چیزوں کو سیکھنے کا شوق تھا۔

بھائی یہ گن امیرہ کی ہے اور امیرہ نے گولی چلائی تھی--بحتاور امیرہ کو دیکھتے ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولی بختاور کی بات سن کر امیرہ نے بختاور کو زبردست گھوری سے نوازا۔

امیرہ تمہارے پاس یہ گن کہاں سے آئی تمہیں شوٹنگ اس لیے نہیں تھی سکھائی کہ تم سڑکوں پر اس طرح کھل عام گولیاں چلاؤں۔ابراہیم نے بختاور کا سر سہلاتے ہوئے امیرہ کو تنبیہہ کی۔

بھائی یہ گن بابا کی ہے کل ڈیرے پر شوٹنگ پریکٹس کر رہی تھی تو واپسی میں کار میں ہی رہ گئی تھی اور ویسے بھی وہ لڑکے ہمیں گھیر رہے تھے اور میں نے اپنے سیلف ڈیفنس میں اس پر گولی چلائی،امیرہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے لاپرواہ انداز میں سب بتادیا۔

www.novelsclubb.com

یہ بات تو میں داداجان اور فاروق انکل سے کرو گا کہ تم دونوں کا کیا کرنا ابھی چلو تم دونوں کو گھر چھوڑ دو۔

بھائی پلیز داداجان یا بابا کو کچھ نہ بتایئے گا پلیز پلیز ززز امیرہ ابراہیم کے سامنے آتے ہوئے بولی۔امیرہ کی بات سن کر بختاور نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے امیرہ کی

طرف دیکھا کیونکہ امیرہ کا یہ انداز شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔

بس اب ایک لفظ اور نہیں خاموشی سے کار میں بیٹھوں دونوں، ابراہیم امیرہ کے ہاتھ سے گن لیتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

تم گھر چلو تمہیں میں بتاتی ہوں منع کیا تھا نہ کسی کو کال مت کرنا، امیرہ بختاور کو آنکھیں نکالتے ہوئے بولی۔

تم دونوں گاڑی میں آرہی ہو یا پھر میں دادا جان کو یہی بُلالوں؟ ابراہیم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شیشے سے سر باہر نکالتے ہوئے بولا۔

جی بھائی آرہے ہیں! بختاور جواب دیتے امیرہ کے انداز سے ڈرتی جلدی سے گاڑی کی طرف بھاگی...امیرہ بھی آنکھیں گھوماتی گاڑی کی طرف بڑھ گئ۔

حویلی پہنچ کر بختاور اپنی جان خلاصی کروانے کے لیے جلدی سے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

امیرہ بچے اس بار تو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا پر آئندہ تم دونوں کہی اکیلے نہیں جاؤ گی

اور نا ہی گن آئندہ تم اپنے پاس رکھو گی تم نے کسی پر گولی چلائی یہ کوئی چھوٹی بات نہیں۔ابراہیم امیرہ کو سمجھانے والے انداز میں بولا

جی بھائی آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔امیرہ نے نارمل انداز میں جواب دیا جبکہ خود امیرہ اور ابراہیم اچھی طرح جانتے تھے کہ امیرہ اس بات پر کتنا عمل کرے گی۔

ہمم اوکے میں چلتا ہوں۔گاڑی ڈرائیور کے ہاتھ بھجوادوں گا ابراہیم واپس گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

خدا حافظ بھائی، بحتاور بیٹا تو بچ اب مجھ سے۔ابراہیم کو خدا حافظ کہتے ہوئے بختاور کو یاد کر کے اس نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اندر کی طرف دوڑی۔

****

جاری ہے

از قلم: عائشہ کلثوم